157136-اسے زکاۃ دی جاتی ہے لیکن وہ زکاۃ کا مستحق نہیں ہے

سوال

سوال : میرے بھائی کا ذہنی توازن درست نہیں ہے ، اور لوگ ہمیں اس کیلئے زکاۃ دیتے ہیں ، یہ واضح رہے کہ میرا بھائی زکاۃ کا مستحق نہیں ہے ، کیونکہ اس کی آمدن کا خصوصی ذریعہ ہے ، بلکہ اس کے پاس اتنا مال ہے جس کی زکاۃ بھی ادا کی جاتی ہے ، تو ہمارے پاس آنے والی رقوم کا کیا کریں ؟ کیا ہم اسے مستحق لوگوں کو پہنچا سکتے ہیں ؟

پسندیدہ جواب

اگر آپ کا بھائی بذاتہ خود غنی ہے ، یا اس کے اخراجات برداشت کرنے و
الے موجود ہیں تو وہ واقعی زکاۃ کا مستحق نہیں ہے ، اس لیے آپ کو ملنے والی رقم کے
بارے میں علم ہو کہ یہ زکاۃ ہے تو آپ کیلئے اسے وصول کرنا ہی جائز نہیں ہے ، چنانچہ
آپ زکاۃ ادا کرنے والے شخص کو یہ لازمی بتلائیں کہ ان کا بھائی زکاۃ کا مستحق نہیں
ہے ، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :
(مالدار اور محنت کی استطاعت کرنے والے کیلئے زکاۃ میں کوئی حصہ
نہیں ہے)
ابو داود : (1391) ، نسائی : (2551) اور البانی نے اسے "صحیح سنن ابو داود" میں صحیح
قرار دیا ہے ۔

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے :
(زکاۃ کسی مالدار اور تندرست و توانا شخص کیلئے حلال نہیں ہے)
ابو داود : (1392) ترمذی : (589) ، نسائی : (2550) اور ابن ماجہ : (1829) نے روایت
کیا ہے ، اور البانی نے "صحیح سنن نسائی" میں اسے صحیح قرار دیا ہے ۔

لہذا آپ کے پاس اس طرح کا جو بھی مال ہے وہ اصل مالک کو واپس کر دیں ، تاکہ وہ
مستحقین تک اسے پہنچائے ، اور اگر وہ آپ کو مستحقین تک پہنچانے کی ذمہ داری سونپ دے
تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے ۔

چنانچہ "مطالب اُولی النہی" (2/259) میں ہے کہ :
"اور اگر زکاۃ دہندہ نے لاعلمی کی وجہ زکاۃ کسی غیر مستحق شخص کو دے دی ، تو زکاۃ
وصول کرنے والے کیلئے ہر حالت میں زکاۃ واپس کرنا لازمی ہوگا ، بلکہ زکاۃ کے مال سے
حاصل ہونے والا اضافہ بھی واپس کرنا ہوگا ، چاہے یہ اضافہ اس چیز کیساتھ ہی متصل ہو ،

[مثلاً : جانور زکاۃ کے مال کی شکل میں ملا، اور پھر جانور فربہ ہو گیا] یا منفصل ہو، [مثلاً : زکاۃ کی مد میں ملنے والے جانور سے بچہ پیدا ہو گیا] یہ سب کچھ واپس کرنا ہو گا، کیونکہ یہ اضافہ بھی اصل کے تابع ہے" انتہی

واللہ اعلم.